

اليسير

في

اختصار تفسير ابن كثير

اختصار وتحقيق

صلاح بن محمد عرفات — محمد بن عبد الله الشنقيطي

خالد بن فوزي عبد الحميد

إشراف

الشيخ صالح بن عبد الله بن حميد

إمام وخطيب المسجد الحرام وعضو هيئة كبار العلماء

دار الهداة للنشر

الطبعة الأولى

١٤٢٦ هـ

دار الهــداة للنشــر ـ جــدة

تليفون : ٦٦٨٩٨٩٢

فاكس : ٦٦٨٩٨٩٣

ٱلَّذِىٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡمُشۡرِكُونَ ﴿٣٣﴾ ﴾.

يقول تعالى: يريد هؤلاء الكفار من المشركين وأهل الكتاب **﴿أن يطفئوا نور الله﴾** أي ما بعث به رسوله ﷺ من الهدى ودين الحق بمجرد جدالهم وافترائهم، فمثلهم في ذلك كمثل من يريد أن يطفيء شعاع الشمس أو نور القمر بنفخه، وهذا لا سبيل إليه فكذلك ما أرسل به رسوله ﷺ لابد أن يتم ويظهر؛ ولهذا قال تعالى مقابلاً لهم: **﴿ويأبى الله إلا أن يتم نوره ولو كره الكافرون﴾** والكافر هو الذي يستر الشيء ويغطيه ومنه سمي الليل كافراً؛ لأنه يستر الأشياء والزارع كافراً لأنه يغطي الحَبَّ في الأرض كما قال: **﴿أعجب الكفار نباته﴾** [الحديد: ٢٠]. ثم قال تعالى: **﴿هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق﴾** فالهدى: هو ما جاء به من الإخبارات الصادقة والإيمان الصحيح والعلم النافع، ودين الحق: هي الأعمال الصالحة الصحيحة النافعة في الدنيا والآخرة.

﴿ليظهره على الدين كله﴾ أي على سائر الأديان كما ثبت في الصحيح عن رسول الله ﷺ أنه قال: «إن الله زوى لي الأرض مشارقها ومغاربها وسيبلغ ملك أمتي ما زُوي لي منها» [رواه مسلم]. روى الإمام أحمد عن تميم الداري رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول «ليبلغن هذا الأمرُ ما بلغ الليلُ والنهار، ولا يترك الله بيت مَدَر ولا وَبَر إلا أدخله هذا الدين بعز عزيز أو بذُلِّ ذليل، عزاً يعز الله به الإسلام وذلاً يذل الله به الكفر»، فكان تميم الداري يقول: قد عرفت ذلك في أهل بيتي لقد أصاب من أسلم منهم الخير والشرف والعز، ولقد أصاب من كان منهم كافراً الذل والصغار والجزية [ورواه الحاكم وصححه ووافقه الذهبي].

وفي المسند أيضاً عن عدي بن حاتم قال: دخلت على رسول الله ﷺ فقال: «يا عدي أسلم تسلم» فقلت إني من أهل دين قال: «أنا أعلم بدينك منك» فقلت أنت أعلم بديني مني ؟ قال: «نعم ألست من الرَّكُوسِيَّة، وأنت تأكل مرباع قومك ؟ قلت: بلى! قال: «فإن هذا لا يحل لك في دينك» قال: فلم يَعْدُ أن قالها فتواضعت لها، قال: «أما إني أعلم ما الذي يمنعك من الإسلام، تقول إنما اتبعه ضَعَفَةُ الناس ومن لا قوة له، وقد رَمَتْهُم العرب، أتعرف الحيرة ؟» قلت: لم أرها وقد سمعت بها، قال: «فوالذي نفسي بيده ليتمن الله هذا الأمر حتى تخرج الظَّعِينة من الحيرة حتى تطوف بالبيت من غير جوار أحد ولتفتحن كنوز كسرى بن هرمز» قلت: كسرى بن هرمز ؟ قال: «نعم كسرى بن هرمز، وليبذلن المال حتى لا يقبله أحد» قال عدي بن حاتم: فهذه الظعينة تخرج من الحيرة فتطوف بالبيت في غير جوار أحد، ولقد كنت فيمن فتح كنوز كسرى بن هرمز، والذي نفسي بيده لتكونن الثالثة لأن رسول الله ﷺ قد قالها. [إسناده جيد].
وروى مسلم عن عائشة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «لا يذهب الليل والنهار حتى تُعْبَد اللاتُ والعُزّى». فقلت: يا رسول الله إن كنت لأظن حين أنزل الله عز وجل: **﴿هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ـ إلى قوله ـ ولو كره المشركون﴾** أن ذلك تام،

قال: «إنه سيكون من ذلك ما شاء الله عز وجل، ثم يبعث الله ريحاً طيبة فيتوفى كل من كان في قلبه مثقال حبة خردل من إيمان فيبقى من لا خير فيه فيرجعون إلى دين آبائهم».

﴿ ۞ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّ كَثِيرٗا مِّنَ ٱلۡأَحۡبَارِ وَٱلرُّهۡبَانِ لَيَأۡكُلُونَ أَمۡوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلۡبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِۗ وَٱلَّذِينَ يَكۡنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلۡفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرۡهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٖ ٣٤ يَوۡمَ يُحۡمَىٰ عَلَيۡهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكۡوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَجُنُوبُهُمۡ وَظُهُورُهُمۡۖ هَٰذَا مَا كَنَزۡتُمۡ لِأَنفُسِكُمۡ فَذُوقُواْ مَا كُنتُمۡ تَكۡنِزُونَ ٣٥ ﴾.

قال السدي: الأحبار من اليهود والرهبان من النصارى. وهو كما قال فإن الأحبار هم علماء اليهود كما قال تعالى: ﴿**لولا ينهاهم الربانيون والأحبار عن قولهم الإثم وأكلهم السحت**﴾ [المائدة:٦٣]، والرهبان عباد النصارى، والقسيسون علماؤهم كما قال تعالى: ﴿**ذلك بأن منهم قسيسين ورهباناً وأنهم لا يستكبرون**﴾ [المائدة: ٨٢]. والمقصود التحذير من علماء السوء وعُبَّاد الضلالة، كما قال سفيان بن عيينة: من فسد من علمائنا كان فيه شبه من اليهود، ومن فسد من عبادنا كان فيه شبه من النصارى. وفي الحديث الصحيح: «لتركبن سنن من كان قبلكم حذو القُذّة بالقُذّة» قالوا: اليهود والنصارى؟ قال: «فمن»؟ وفي رواية فارس والروم، قال: «فمن الناس إلا هؤلاء؟» [متفق عليه].

والحاصل التحذير من التشبه بهم في أحوالهم وأقوالهم ولهذا قال تعالى: ﴿**ليأكلون أموال الناس**﴾ وذلك أنهم يأكلون الدنيا بالدين ومناصبهم ورياستهم في الناس يأكلون أموالهم بذلك، كما كان لأحبار اليهود على أهل الجاهلية شرف ولهم عندهم هدايا وضرائب تجيء إليهم، فلما بعث الله رسوله ﷺ استمروا على ضلالهم وكفرهم وعنادهم طمعاً منهم أن تبقى لهم تلك الرياسات، فأطفأها الله بنور النبوة وسلبهم إياها، وعوضهم بالذلة والمسكنة وباؤوا بغضب من الله.

وقوله تعالى: ﴿**ويصدون عن سبيل الله**﴾ أي وهم مع أكلهم الحرام يصدون الناس عن اتباع الحق، ويُلبسون الحق بالباطل، ويظهرون لمن اتبعهم من الجهلة أنهم يدعون إلى الخير، وليسوا كما يزعمون بل هم دعاة إلى النار، ويوم القيامة لا ينصرون. وقوله: ﴿**والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب أليم**﴾ هؤلاء هم القسم الثالث من رؤوس الناس فإن الناس عالة على العلماء وعلى العباد وعلى أرباب الأموال، فإذا فسدت أحوال هؤلاء فسدت أحوال الناس كما قال بعضهم [وهو ابن المبارك]:

وهل أفسد الدين إلا الملوك وأحبار سوء ورهبانها

وأما الكنز فقال ابن عمر: هو المال الذي لا تؤدى منه الزكاة، وقال: ما أُدِّي زكاته فليس بكنز وإن كان تحت سبع أرضين، وما كان ظاهراً لا تؤدى زكاته فهو كنز. وقد روي هذا عن ابن عباس وجابر وأبي هريرة موقوفاً ومرفوعاً، وعمر بن الخطاب رضي الله عنه نحوه: «أيما

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

تفسیر ابن کثیر رحمہ اللہ

رأس المفسرین

حافظ عماد الدین ابوالفداء ابن کثیر

مترجمہ

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی

مکتبہ قدوسیہ



کو ذلت نصیب ہو گی۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے تو یہ بات خود اپنے گھر میں بھی دیکھ لی۔ جو مسلمان ہوا' اسے خیر و برکت' عزت و شرافت ملی اور جو کافر رہا' اسے ذلت و نکبت' نفرت و لعنت نصیب ہوئی۔ پستی اور حقارت دیکھی اور کمینہ پن کے ساتھ جزیہ دینا پڑا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں' روئے زمین پر کوئی کچا پکا گھر ایسا باقی نہ رہے گا جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کلمہ اسلام کو داخل نہ کر دے۔ وہ عزت والوں کو عزت دے گا اور ذلیلوں کو ذلیل کرے گا' جنہیں عزت دینی چاہے گا' انہیں اسلام نصیب کرے گا اور جنہیں ذلیل کرنا ہو گا' وہ اسے نہیں مانیں گے لیکن اس کی ماتحتی میں انہیں آنا پڑے گا۔

حضرت عدیؓ فرماتے ہیں' میرے پاس رسول کریم ﷺ تشریف لائے۔ مجھ سے فرمایا۔ اسلام قبول کر' تا کہ سلامتی ملے۔ میں نے کہا میں تو ایک دین کو مانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تیرے دین کا تجھ سے زیادہ مجھے علم ہے۔ میں نے کہا سچ؟ آپ نے فرمایا بالکل سچ۔ کیا تو رکوسیہ میں سے نہیں ہے؟ کیا تو اپنی قوم سے ٹیکس وصول نہیں کرتا؟ میں نے کہا یہ تو سچ ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے دین میں یہ تیرے لئے حلال نہیں۔ پس یہ سنتے ہی میں تو جھک گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں خوب جانتا ہوں کہ تجھے اسلام سے کون سی چیز روکتی ہے؟ سن صرف ایک یہی بات تجھے روک رہی ہے کہ مسلمان بالکل ضعیف اور کمزور و ناتواں ہیں' تمام عرب انہیں گھیرے ہوئے ہے' یہ ان سے نپٹ نہیں سکتے لیکن سن حیرہ کا تجھے علم ہے؟ میں نے کہا دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امر دین کو پورا فرمائے گا یہاں تک کہ ایک سانڈنی سوار حیرہ سے چل کر اکیلے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ پہنچے گا اور بیت اللہ شریف کا طواف کرے گا۔

واللہ تم کسریٰ کے خزانے فتح کرو گے۔ میں نے کہا۔ کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ تم میں مال کی اس قدر کثرت ہو پڑے گی کہ کوئی لینے والا نہ ملے گا۔ اس حدیث کو بیان کرتے وقت حضرت عدیؓ نے فرمایا' رسول اللہ ﷺ کا فرمان پورا ہوا۔ یہ دیکھو آج حیرہ سے سواریاں چلتی ہیں۔ بے خوف خطر بغیر کسی کی پناہ کے بیت اللہ پہنچ کر طواف کرتی ہیں۔ صادق و مصدوق کی دوسری پیشین گوئی بھی پوری ہوئی۔ کسریٰ کے خزانے فتح ہوئے۔ میں خود اس فوج میں تھا جس نے ایران کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور کسریٰ کے مخفی خزانے اپنے قبضے میں لئے۔ واللہ مجھے یقین ہے کہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری پیشین گوئی بھی قطعاً پوری ہو کر ہی رہے گی۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں' دن رات کا دور ختم نہ ہو گا جب تک پھر لات و عزیٰ کی عبادت نہ ہونے لگے' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ آیت هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ کے نازل ہونے کے بعد سے میرا خیال تو آج تک یہی رہا کہ یہ پوری بات ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں پوری ہو گئی اور مکمل ہی رہے گی جب تک اللہ پاک کو منظور ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ رب العالمین ایک پاک ہوا بھیجیں گے جو ہر اس شخص کو بھی فوت کرے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ پھر وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر و خوبی نہ ہو گی۔ پس وہ اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف پھر سے لوٹ جائیں گے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ

لَيَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ